بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشارات

۲۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء کی تاریخ بہار، مشرقی یوپی اور بنگال کے ارکان جماعت اسلامی کے اجتماع کے لیے مقرر کی گئی ہے اور مقام اجتماع دربھنگہ تجویز ہوا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو میں تاریخ مقررہ پر دربھنگہ پہنچ جاؤں گا۔ مشرقی ہند کے ارکان جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش کریں۔ بجز اس کے کہ کسی شخص کے لیے کوئی معقول عذر ہو، ہر رکن کو اجتماع میں آنا چاہیے۔ جو لوگ شرکت کا ارادہ کریں وہ سید محمد حسین صاحب (مکتبۂ اسلامی، لہریا سرائے، دربھنگہ) کو پہلے سے اپنے ارادے کی اطلاع دیدیں۔ بلا اطلاع اچانک پہنچ جانا مناسب نہیں ہے کہ اس سے منتظمین کو قیام و طعام کے انتظام میں زحمت ہوگی۔

اگرچہ جنگی حالات کی وجہ سے ہمیں اجتماع عام منعقد کرنے کے خیال کو مجبوراً ملتوی کر دینا پڑا ہے لیکن نظام جماعت کی ترقی و استحکام کے لیے بار بار اجتماعات کا منعقد ہونا، ارکان کا ایک دوسرے سے شخصی روابط قائم کرنا، امیر جماعت کا ارکان سے اور ارکان کا امیر جماعت سے شخصاً متعارف اور مانوس ہونا، تحریک کے کام کرنے والے ہاتھوں کی صلاحیتوں کا صحیح جائزہ لینا اور انھیں باہمی تعاون کے ساتھ حرکت میں لانا کچھ اس قدر ضروری ہے اور اس کے بغیر ہمارے کام میں اتنی رکاوٹیں پیش آ رہی ہیں کہ اجتماع کے مسئلے کو کسی غیر معین مدت کے لیے بالکل ساقط بھی نہیں کیا جا سکتا، اس لیے مجبوراً یہ رائے قائم کی گئی ہے کہ جب تک اجتماع عام منعقد کرنے کے لیے اسباب موافق نہ ہوں، اس وقت تک مختلف حلقوں کے الگ الگ اجتماعات وقتاً فوقتاً کیے جاتے رہیں

اس تجویز پر پہلا اقدام شرقی ہند نے کیا ہے۔ اس کے بعد ہم کوشش کریں گے کہ پنجاب، مغربی یوپی اور دکن کے بھی حلقہ وار اجتماعات آئندہ سال کے دوران میں منعقد کیے جائیں۔

ان اجتماعات کی نوعیت اُن جلسوں سے بالکل مختلف ہوگی جو بالعموم ایسے موقعوں پر کیے جاتے ہیں۔ نہ ان میں کوئی جلوس نکلے گا، نہ جھنڈا لہرایا جائے گا، نہ نعرے بلند ہوں گے، نہ پبلک کو جمع کرکے خطابت کی نمائش کی جائے گی اور نہ ایڈریس، ریزولیوشن اور ووٹ اور اس نوعیت کی دوسری چیزیں بروئے کار آئیں گی۔ یہ خالص کارکنوں کے اجتماعات ہوں گے جن میں ارکانِ جماعت اور امیرِ جماعت بیٹھ کر صرف کام کی باتیں کریں گے اور جب اپنا کام ختم کرلیں گے تو ایک لمحہ ضائع کیے بغیر منتشر ہوجائیں گے۔ تقریر کی جس حد تک واقعی ضرورت ہوگی، کی جائے گی مگر بلا ضرورت و بلا فائدہ ایک لمحہ بھی قوتِ گویائی کے اظہار و استعمال میں ضائع نہ کیا جائے گا۔

ان اجتماعات میں شریک ہونے والے ارکان کو حسبِ ذیل ہدایات کی پابندی کرنی چاہیے:

(۱) اجتماع کی شرکت کے لیے روانہ ہونے سے کافی مدت پہلے مقامی جماعتیں بطورِ خود سر جوڑ کر بیٹھیں اور ان مسائل کا تعین کریں جنھیں وہ اجتماعِ عام میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ اگر تحریک کی ترقی یا جماعت کی بہتری کے لیے کچھ تجاویز ان کے ذہن میں ہوں تو انھیں بھی مرتب کرلیں۔

(۲) اپنی مقامی جماعت کے اب تک کے کام کی رپورٹ تیار کرکے لائیں جس میں مبالغے اور بے جا انکسار سے کام لیے بغیر ٹھیک ٹھیک بتایا جائے کہ مقامی جماعت نے اب تک کس شعبے میں کیا کام کیا ہے؟ مقامی آبادی میں تحریک کا اثر کس حد تک پایا جاتا ہے؟ لٹریچر کی اشاعت کہاں تک ہوئی ہے؟ کس حد تک کس کس درجے میں لوگ تحریک سے متاثر ہوئے ہیں؟ رکاوٹیں کس نوعیت کی ہیں؟

(۳) ہر جماعت اپنے ارکان کی مکمل فہرست تیار کرکے لائے جس میں ہر رکن کی تعلیم، پیشے، مالی حالت

دماغی وجسمانی صلاحیتوں اور اخلاقی حالت کے متعلق ٹھیک ٹھیک تفصیلات درج ہوں نیز اگر کوئی رُکن کسی خاص فن سے واقفیت رکھتا ہو تو اس کی بھی تصریح کر دی جائے۔ اگر کہیں مقامی جماعت موجود نہ ہو اور کوئی رکن ابھی انفرادی حالت میں ہو تو اس رکن کو یا تو حتی الامکان خود شریک اجتماع ہونے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ اپنے متعلق مذکورہ بالا معلومات منتظم اجتماع کو لکھ کر بھیج دینی چاہییں۔

(۴) اجتماع کی شرکت کے لیے حتی الامکان جماعتی صورت میں سفر کیا جائے۔ بجز اس کے کہ کوئی ناگزیر صورت ہو، ارکانِ جماعت جدا جدا سفر کرنے سے پرہیز کریں۔ دورانِ سفر میں مسافروں کے ساتھ مزاحمت کرنے کے بجائے ان کی خدمت کی جائے۔ خود تکلیف اُٹھا کر لوگوں کو راحت پہنچائی جائے۔ پاکیزہ اخلاق، شیریں کلامی ضبط وتحمل، اور ہمدردی وایثار ہمارے ارکان کے وہ نمایاں اوصاف ہوں جن کی وجہ سے انھیں عام مسافروں کے مقابلہ میں شانِ امتیاز حاصل ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہے۔ بلا وجہ جماعت کے ذکر سے پرہیز کیا جائے۔ البتہ جہاں کہیں مناسب موقع ہو، مسافروں میں اپنے خیالات کی تبلیغ سلیقہ کے ساتھ کی جائے۔

(۵) اجتماع کے موقع پر تمام ارکان اپنی ضروریات جہاں تک ہو سکے خود فراہم کریں اور منتظمین اجتماع پر خرچ اور انتظامی دوڑ دھوپ کا کم سے کم بار ڈالیں۔

از نعیم صدیقی

اس پرچہ کی ترتیب رمضان سے پہلے تقریباً مکمل ہو چکی تھی، صرف "اشارات" باقی رہ گئے تھے کہ مدیر ترجمان القرآن اچانک طور پر بیمار پڑ گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے بچے بھی بخار میں مبتلا ہو گئے۔ اس ناگہانی پیش آ جانے والی صورت حال کی وجہ سے محض اشارات کے انتظار میں پرچے کو ایک ہفتہ روکنا پڑا۔ باقی پرچہ چھپ چکا ہے لیکن اشارات اب تک لکھے بھی نہیں جا سکے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب آپ کی صحت بحال ہو نے

لگی ہے لیکن ضعف ونقاہت ہے، کہ پورے طور پر کام کو سنبھال لینے میں مانع ہے۔ آپ نے بمشکل اوپر کے چند پیرا گراف املا کرائے۔ مجبوراً اشارات کا جو پچھلا اہم سلسلہ چل رہا تھا اسے روک دینا پڑا ہے، اور بقیہ صفحات ایک دوسرے مضمون "اسلام اور اشتراکیت" سے پرچے کی عام ترتیب کے خلاف پُر کیے جا رہے ہیں جو آئندہ اشاعت کے لیے رکھا ہوا تھا۔

اس پرچے سے رسائل ومسائل کے پرانے مستقل عنوان کا احیاء کیا جا رہا ہے۔ جماعت اسلامی کے شعبہ تنظیم کے ماتحت خطوط کے جو جواب مرکز سے دیے جاتے ہیں ان میں سے اکثر بے حد اہم ہوتے ہیں۔ ان میں تفسیر بھی ہوتی ہے، فقہ بھی، فلسفہ بھی ہوتا ہے اور ادب بھی۔ ہم نے سوچا ہے کہ یہ قیمتی سرمایہ صرف مستفسرین تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اسے عام تعلیم یافتہ طبقہ میں پھیل جانا چاہیے۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ ایک ہی سوال کو مختلف لوگوں کی طرف سے بار بار پوچھنے کا جو سلسلہ جاری رہتا ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جماعت پر خط وکتابت کے مصارف کا بار کم ہو جائے گا۔ دوسرے یہ کہ لوگ نہ صرف یہ کہ مختلف اصولی اور وقتی مسائل کو سمجھنے لگیں گے بلکہ ان کا نقطۂ نگاہ بھی رفتہ رفتہ سلجھ جائے گا

یہ سلسلہ سوال وجواب کی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ سوالات دونوں طرف سے حاشیہ چھوڑ کر باریک قلم سے لکھوائے گئے ہیں۔ ہر سوال کے نیچے اس کا جواب درج ہے۔ سوال اور جواب کے ایک ایک ٹروج کو ایک مناسب عنوان سے معنون کر دیا گیا ہے تاکہ جس خاص مسئلے کو قارئین چاہیں فہرست کی مدد سے برآمد کر سکیں۔

سوالات کی عبارت کے متعلق ایک ضروری بات یہ یاد رکھیے کہ یہ ضروری نہیں کہ سوال بالکل مستفسر کے الفاظ میں لکھا جائے اور اس کی چند وجوہات ہیں۔ اول تو یہ کہ جو لوگ زبان پر قدرت نہیں رکھتے ان کے خطوط میں بے ربطی سی ہوتی ہے کسی خط میں تکرار پائی جاتی ہے اور کسی میں الفاظ کا مسرفانہ استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اختصار اور ربط کے بے تے سوال کی عبارت میں تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ البتہ کوشش یہ کی جاتی ہے کہ

مستفسر کا پورا مدعا سامنے آجائے۔ دوسرے یہ کہ بعض خطوط کے جواب تو ریکارڈ میں ملتے ہیں، لیکن اصل خطوط محفوظ نہیں ہیں۔ اس صورت میں سوال کو از سرِ نو بطورِ خود مرتب کرنا ناگزیر ہوتا ہے۔

یہ سلسلہ شروع کرنے کے ساتھ ہی یہ خیال ہو رہا ہے کہ ریکارڈ میں مولانا کے خطوط کی جو نقلیں موجود ہیں اُن کے مقابلہ میں ان خطوط کی تعداد کہیں زیادہ ہوگی جن کی نقلیں موجود نہیں ہیں۔ مولانا کے احباب، ترجمان القرآن کے قارئین اور جماعت کے اراکین میں سے کتنے ہی اصحاب کے پاس آپ کے خطوط محفوظ ہوں گے۔ ایسے لوگوں سے جماعتِ اسلامی کے شعبۂ تنظیم کی طرف سے یہ درخواست ہے کہ براہِ کرم یا تو اصل خطوط عاریۃً ہمیں بھیج دیں ہم ان کی نقلیں حاصل کر لینے کے بعد واپس کر دیں گے، یا کم از کم ان کی نقول بھیج دیں، تاکہ انھیں سلسلہ وار شائع کر دیا جائے۔

یہ خطوط اگر انفرادی طور پر محفوظ رکھے گئے تو دراصل غیر محفوظ ہوں گے۔ لیکن اگر انھیں ترجمان القرآن میں شائع کر دیا گیا تو یہ ایک مستقل تاریخی سرمایہ کی حیثیت سے ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچ سکیں گے۔ اور آنے والے عہد کا مورخ، موجودہ دور کے مسلمانوں کی ذہنی حالت کا اندازہ لگانے کے لیے ان خطوط سے بڑی مدد لے سکے گا، نیز وہ اُس فکری ارتقاء کی سب سے بڑی کڑی کو پورے طور پر سمجھ سکے گا جو مسلمانانِ ہند کی سیاسی زندگی کی تشکیل کر رہا ہے۔ پھر یہ خطوط مستقبل کے ان فقہاء کے لیے بھی مفید ہوں گے جو مجتہدانہ انداز سے اسلامی اصولوں کو حالاتِ حاضرہ پر منطبق کرنے کے لیے فقہ کی جدید تدوین کی ہمت کریں۔